سحاری سپنا

فقیر احمد فقیر

http://www.muftbooks.blogspot.com/
http://www.muftbooks.blogspot.com/

سرِوادیٔ سینا

(پانچواں مجموعۂ کلام)

فیض احمد فیضؔ

دانیال

http://www.muftbooks.blogspot.com/

http://www.muftbooks.blogspot.com/

جملہ حقوق محفوظ

ناشر : حوری نورانی
: مکتبۂ دانیال، وکٹوریہ چیمبرز ۲
: عبداللہ ہارون روڈ۔ صدر۔ کراچی
طابع : ذکی سنز پرنٹرز۔ کراچی
سرورق : سلیمہ ہاشمی (دختر فیض احمد فیضؔ)
تزئین : اظہر عباس جعفری
اشاعت : ۲۰۰۰ء (بارھویں بار)
قیمت : ۱۰۰ روپے

موسم آیا تو نخلِ دار پہ میر
سرِ منصور ہی کا بار آیا

http://www.muftbooks.blogspot.com/
http://www.muftbooks.blogspot.com/

مریم (سلگانیک) کے نام

http://www.muftbooks.blogspot.com/
http://www.muftbooks.blogspot.com/

فہرست

فیضؔ	وکٹر کیرنن	۱۳
ایک حوصلہ مند دل کی آواز	الیگزانڈر سُرکوف	۱۷
انتساب		۲۳
لہو کا سُراغ		۳۱
زنداں زنداں شورِ اناالحق محفل محفل قلقلِ مے		۳۳
دست و کشکول نہیں کاسۂ سر لے کے چلو		۳۴
یہاں سے شہر کو دیکھو		۳۵
یُوں سجا چاند کہ جھکاتے انداز کا رنگ		۳۸
غم نہ کر		۳۹

http://www.muftbooks.blogspot.com/

بلیک آؤٹ	۴۰
کس حرف پہ تُو نے گوشۂ لب اے جانِ جہاں غماز کیا	۴۲
سپاہی کا مرثیہ	۴۳
ایک شہرِ آشوب کا آغاز	۴۷
دیوارِ شب اور عکسِ رخِ یار سامنے	۴۹
کئے آرزو سے پیماں جو مآل تک نہ پہنچے	۵۰
سوچنے دو	۵۵
نہ کسی پہ زخم عیاں کوئی نہ کسی کو فکرِ رفو کی ہے	۵۸
سرِ وادیٔ سینا	۶۰
دُعا	۶۶
دلدار دیکھنا	۶۸
ہارٹ اٹیک	۷۰
ضبط کا عہد بھی ہے شوق کا پیماں بھی ہے	۷۵
مرثیے	۷۶
خورشیدِ محشر کی لَو	۸۳
بالیں پہ کہیں رات ڈھل رہی ہے	۸۹
اک سخن مطرب زیبا کہ سلگ اُٹھے بدن	۹۰
جرسِ گل کی صدا	۹۱
فرشِ نومیدیٔ دیدار	۹۳
ٹوٹی جہاں جہاں پہ کمند	۹۷
شرحِ بے دردیٔ حالات نہ ہونے پائی	۱۰۱
حذر کرو مرے تن سے	۱۰۳
تہ بہ تہ دل کی کدورت	۱۰۵
ہم سادہ ہی ایسے تھے کی یونہی پذیرائی	۱۰۷
یک جان نہ ہو سکے	۱۰۸
یار اغیار ہو گئے ہیں	۱۰۹
غبارِ خاطرِ محفل	۱۱۰
داغستان کے ملک الشعراء رسول حمزہ کے افکار	۱۱۳
غیر مطبوعہ کلام (۱۹۷۸ء)	۱۲۶

http://www.muftbooks.blogspot.com/

http://www.muftbooks.blogspot.com/
http://www.muftbooks.blogspot.com/

فیض

وی.جی کیرنن

میں فیض سے کوئی بیس سال قبل اس وقت متعارف ہوا تھا جب وہ ایم۔اے۔او۔ کالج امرتسر میں لیکچرار تھے۔ایک اور پرانے دوست جو اس وقت فیض کے رفیق کار تھے، کل اچانک ایڈنبرا میں دکھائی دیئے اور ان سے مل کر مجھے بیتے ہوئے دن یاد آگئے۔ معلوم یہ ہوا کہ فیض کو یہ ذمہ داری سونپی گئی تھی کہ وہ اُس قدیم دوست کی ایڈنبرا میں آمد سے مجھے مطلع کریں گے لیکن وہ بھول گئے۔اس زمانے میں بھی وہ اپنی بھول جانے کی عادت اور غائب دماغی کی وجہ سے خاصے مشہور تھے۔لیکن ان کے طالب علم ان کی اس عادت کو آسانی سے درگزر کردیتے تھے کیونکہ اگر کوئی پروفیسر یہ بھول جائے کہ اسے طلبہ کو لیکچر دینا تھا تو انھیں کبھی اس کا افسوس نہیں ہوتا۔اسی طرح تانگہ چلانے والوں کا بھی ان کے ساتھ یہی رویہ تھا کہ وہ کسی کے گھر جاکر باتوں میں مصروف ہو جاتے اور یہ بھول جاتے کہ باہر تانگہ کھڑا ہوا ہے اور اس طرح تانگے والوں کا کرایہ بڑھتا تھا۔اور ادبی لوگ انہیں یوں معاف کردیتے تھے کہ وہ اس وقت بھی ایک اہم شاعر تھے۔

مجھے یہ معلوم کر کے بڑی مسرت ہوئی کہ اس ہفتے لندن میں ایک ادبی تقریب ان کے اعزاز میں منعقد کی جارہی ہے اور مجھے اس کا افسوس ہے کہ میں خود وہاں حاضر ہونے سے قاصر ہوں۔ گذشتہ بار کوئی پانچ سال قبل جب وہ انگلستان آئے تھے تو ایک ایسی ہی تقریب میں شریک ہونے کا مجھے شرف حاصل ہوا تھا۔اس تقریب کے فوراًبعد فیض یورپ روانہ ہو

http://www.muftbooks.blogspot.com/

رہے تھے تاکہ وطن واپس جا سکیں، جہاں انھیں جیل میں ڈال کر ان کا پُر جوش خیر مقدم کیا گیا۔ کئی ادبی شخصیتوں کی زندگی میں اس قسم کی خفیف غلط فہمیاں پیدا ہوتی رہی ہیں۔ اس بار وہ نسبتاً زیادہ طویل مدّت کے لئے انگلستان میں قیام کر رہے ہیں تاکہ خوش قسمتی سے ان کے دوستوں کو مستقبل قریب میں اسی قسم کی کسی اور غلط فہمی کا خوف باقی نہ رہے اور کسی محبِّ وطن شاعر کو اپنے وطن سے لگاؤ کیوں نہ ہو یہ امر خاصا دل خوش کن ہوتا ہے کہ بعض اوقات وہ (کسی دوست کی طرح) بہت قریب سے جائزہ لینے کے بجائے چار یا پانچ ہزار میل کے فاصلے سے اپنے وطن کے بارے میں غور و خوض کرے۔

یہ امر بلا شبہ افسوسناک ہے کہ فیضؔ مع اہل و عیال ہمارے یہاں کے متعدّد پُر سکون اور رومان انگیز مقامات مثلاً میرے آبائی شہر مانچسٹر یا لیک ڈسٹرکٹ جہاں ایک زمانے میں اتنے سارے شاعروں نے عروج پایا، یا سب سے بڑھ کر ایڈنبرا میں رہنے کے بجائے لندن میں سکونت اختیار کر رہے ہیں۔ اُسی شہر میں جو اینٹوں، کہر، شور غل اور اہالیان لندن کا ایک دیو ہیکل مجموعہ ہے۔ ڈاکٹر جانسن کہا کرتے تھے کہ جب آدمی لندن سے اکتا جائے تو وہ زندگی سے اکتا جاتا ہے۔ لیکن یہ اٹھارویں صدی میں ہوتا تھا۔ آج تو یہ کہنا زیادہ صحیح ہوگا کہ جب آدمی زندگی سے اکتا جائے تو وہ لندن کا رخ کرتا ہے۔

فیضؔ بلا کے سگریٹ نوش واقع ہوئے ہیں۔ یہ بری عادت لندن کے کہر اور دُھند کے ساتھ مل کر کہیں ان کی انتہائی تابناک صلاحیتوں کو ماند نہ کر دے تاہم مجھے کامل یقین ہے کہ اپنی بیوی اور بچیّوں کی مدد سے وہ اس مسئلے پر قابو پا لیں گے۔ نیز یہ کہ ایک ادبی شخصیت کی حیثیت سے اس ملک میں ان کا قیام تخلیقی ثابت ہوگا۔ وہ اب تک بہت کچھ کر چکے ہیں لیکن انھیں ابھی بہت کچھ کرنا ہے، اور اب جب کہ وہ دوسرے ہنگاموں سے آزاد ہیں انھیں یقیناً خیال آئے گا کہ ان سے کس قدر زیادہ توقع کی جاتی ہے۔ ان بیس برسوں میں مجھے یقین ہے کہ میں نے انھیں اس قسم کے موضوعات پر کم از کم بیس کتابیں لکھنے کا مشورہ دیا ہے۔ جدید معاشرے میں فنکار کا مرتبہ، تاریخ ادب اردو یا مغربی تہذیب کے مقابلے میں اسلامی

http://www.muftbooks.blogspot.com/

تہذیب کی نوعیت وغیرہ وغیرہ۔

ہر شخص کو جو اُن سے واقف ہے فطری طور پر یہ توقع بھی ہوگی کہ وہ اپنے فرصت کے اوقات میں مزید نظمیں لکھیں گے۔ میری ہمیشہ سے یہ خواہش بھی رہی ہے کہ وہ دوسرے ممالک کی بعض نظمیں خصوصاً ہمارے عہد کی ترقی پسند شاعری کا ترجمہ اردو میں کریں جو اسی روایت یا عالمی تحریک سے تعلق رکھتی ہو جس سے خود ان کی شاعری وابستہ ہے ویسے جارج بارو جنھوں نے آئرستان، ڈنمارک اور دوسرے علاقوں کی شاعری کو انگریزی میں منتقل کرنے کی کوشش کی ہے۔ اپنی ایک کتاب لیونگرو (Lavengro) میں لکھتے ہیں کہ۔

"ترجمہ زیادہ سے زیادہ ایک بازگشت ہی ہوتا ہے"

تمام ترجمہ کرنے والے یقیناً یہی محسوس کرتے ہوں گے لیکن کچھ نہ ہونے سے بازگشت بھی بہر حال بہتر ہے اور فیضؔ کی پیدا کردہ بازگشت کم از کم مترنّم ضرور ہوگی۔ گزشتہ دنوں ان سے یہ سن کر میں بے حد متاثر ہوا کہ خود ان کی بعض نظمیں سواحلی زبان میں ترجمہ ہونے کے بعد مشرقی افریقہ میں پڑھی جا رہی ہیں جہاں ایک ملک گیر زبان کی حیثیت سے سواحلی کا مستقبل بہت تابناک نظر آتا ہے۔ مجھے امید ہے کہ جلد ہی دوسری زبانوں میں بھی ان کے کلام کا ترجمہ ہو جائے گا۔

ایک اسکاٹ خاتون نے، جو کئی سال تک افغانستان میں رہی ہیں۔ فیضؔ کے والد کے بارے میں ایک کتاب لکھی ہے جو اس زمانے میں وہاں وزیر اعلیٰ(۱) تھے۔ مصنّفہ کے بیان کے مطابق وہ بڑے پختہ عزم و ارادہ کے مالک تھے اور انتہائی انتشار کے ماحول میں نظم و نسق قائم کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔ امرتسر کی آزادانہ زندگی کے زمانے سے فیضؔ بھی دوسرے متعدّد با حوصلہ انسانوں کے دوش بدوش اس جدوجہد میں مصروف ہیں کہ ہمارے جدید عہد کے انتشار میں ضبط و توازن قائم کیا جائے، جو کبھی کبھی افغانستان کے دور قدیم سے زیادہ

---

(۱) فیض کے والد سلطان محمد خان، امیر عبدالرحمٰن والی افغانستان کے دربار میں چیف سیکرٹری کے عہدے پر مامور تھے۔

http://www.muftbooks.blogspot.com/

مایوس کن نظر آتا ہے۔ میں ایک اور پشت کو سرگرم عمل دیکھنے کا خواہاں اور چشم تصوّر سے فیض کی بیٹیوں کو اپنی اپنی رغبت کے عظیم کارناموں کی تکمیل میں منہمک دیکھ بھی رہا ہوں۔ ان میں ایک کو غالباً پاکستان کی پہلی عظیم مصوّرہ کی حیثیت سے اور دوسری کو شاید پہلی خاتون صدر کی حیثیت سے۔

دریں اثناء فیضؔ کے دوستوں کو ہر ہفتے کے خاتمے پر ان سے دریافت کرتے رہنا چاہئے کہ انھوں نے کتنے صفحات لکھ لئے ہیں اور ہر روز شام کو معلوم کرتے رہنا چاہئے کہ انھوں نے کتنے سگریٹ نہیں پیئے ہیں۔

۲۷ نیلس اسٹریٹ

ایڈنبرا

۵ دسمبر ۱۹۶۲ء

(ترجمہ: سحر انصاری)

http://www.muftbooks.blogspot.com/

ایک حوصلہ مند دل کی آواز

الیگزانڈر سرکوف

متاعِ لوح و قلم چھن گئی تو کیا غم ہے
کہ خونِ دل میں ڈبو لی ہیں انگلیاں میں نے
لبوں پر مُہر لگی ہے تو کیا کہ رکھ دی ہے
ہر ایک حلقۂ زنجیر میں زباں میں نے

ماسکو میں دسمبر کی ایک سرمازدہ شام کو زندگی میں پہلی بار فیضؔ کے ان ولولہ خیز اشعار نے میرے دل میں اضطراب پیدا کیا تھا۔ ۱۹۵۴ کا سال رخصت ہو رہا تھا اور برف کا ایک طوفان پشکن کے سرمئی مجسمے کے گرد نغمہ ریز تھا۔ پہرہ دار سپاہی چوراہوں پر کھڑے سردی سے کانپ رہے تھے۔ ماسکو کے ایک گرم اور آرام دہ فلیٹ میں مشرقی سویت کی دوست جمہوری ریاستوں کے شعراء اور بیرونی مشرقی ممالک سے آئے ہوئے مہمانوں کی محفل میں ہندوستان کے شاعر علی سردار جعفری ایک ناآشنا زبان کے اشعار تقریباً گنگنانے کے انداز میں پڑھ رہے تھے۔ اشعار سب کے دلوں کو مسحور کرتے جا رہے تھے۔ ان اشعار میں محبت کے نازک جذبوں کی کسک تھی۔ زنداں کی تنہا کوٹھڑی میں مقیّد انسان کا غم تمنّا تھا اور ایک انقلابی کا شعلہ خیز غیظ و غضب بھی تھا۔ یہ اشعار فیض احمد فیضؔ کے تھے جو ہماری صحبت میں شامل نہ ہو سکے تھے اور ماسکو سے بہت دور منٹگمری جیل میں تنہائی کے شب و روز بسر کر رہے تھے۔ اسی لمحہ شاید وہ جیل کی سلاخوں سے باہر کا منظر دیکھ رہے ہوں گے۔ وہ رخشندہ ستاروں

http://www.muftbooks.blogspot.com/

سے معمور آسمان کو تک رہے ہوں گے یا پھر شاید اپنے حوصلہ مند دلِ پُر سوز کی گہرائی میں جنم لینے والے مصرعے سرگوشی کے انداز میں دہرا رہے ہوں گے۔

تین ماہ بعد.....وقت وہی تھا جو ماسکو میں گذشتہ موسم سرما کی ہواؤں کی موجودگی میں تھا۔ میں نے ایک بار پھر ایسے اشعار سنے جو دل کو اپنی طرف کھینچ لیتے ہیں اور ان کے تاثر کی توانائی ہی سے مفہوم اور تفہیم کی منزلیں طے ہونے لگتی ہیں۔

اس وقت میں دہلی میں تھا۔ مارچ کا آغاز تھا، سیاہ جنوبی آسمان پر بے شمار ستارے جھلملا رہے تھے اور اس منظر میں سدا بہار درخت رات کی دُھند میں ایستادہ نظر آرہے تھے۔ لال قلعہ کی دور افتادہ اور سنگین دیواروں کے سائے میں گاڑیاں خاموشی سے گزر رہی تھی اور رکشہ چھلاوؤں کی طرح بھاگ رہے تھے۔ وہ سب اس مقام کی طرف رواں دَواں تھے جہاں قمقموں سے روشن وسیع و عریض رنگارنگ پنڈال، سبزے کے قطعات اور بے شمار رنگین پھولوں سے لدے ہوئے نامانوس درخت اپنی بہار دکھا رہے تھے۔

پنڈال میں ایک مشاعرہ ہو رہا تھا۔ یکے بعد دیگرے شاعر مائیکروفون پر آتے رہے اور مشاعرے میں جان پڑتی رہی اور پھر جعفری نے چند ایسی نئی نظموں کا آغاز کیا جو منٹگمری جیل کے تنہا کمرے کی اداس اور سنگین دیواروں میں مقید رہ کر لکھی گئی تھیں۔

اب فیض وہاں اپنی اسیری کا پانچواں سال گزار رہے تھے۔

رنگ برنگے پنڈال میں اچانک سناٹا اور ارتعاش پذیر سکوت چھا گیا ہر لفظ صاف سنائی دے رہا تھا۔ ایک ایک لفظ دلوں میں اترتا چلا جا رہا تھا اور ایسے مقامات پر جہاں شاعر کے اشعار احساس کی گہرائی میں ڈوب جاتے اور پھر غیظ و غضب کی بازگشت بن کر ابھرتے تو جیسے پنڈال ایک دم بیدار ہو جاتا اور نغمہ گر کی آواز کے ساتھ ساتھ بڑے جوش و خروش سے داد دینے لگتا۔

اس وقت میں فیض احمد فیض کے بارے میں کیا جانتا تھا:

یہی کہ اپنے عوام کو نوآبادیاتی نظام کی غلامی سے آزاد کرانے کی جدوجہد میں وہ جوانی کے

http://www.muftbooks.blogspot.com/

زمانے سے ہی تن دہی کے ساتھ شامل ہیں۔ مجھے معلوم تھا کہ دوسری جنگِ عظیم کے زمانے میں فاشزم سے اپنی نفرت کے اظہار کے لئے وہ بدیسی اینگلو انڈین فوج میں ایک افسر بن گئے تھے اور جنگ کے بعد کرنل کی حیثیت سے سبکدوش ہوئے۔ وہ ایک پُر جوش صحافی تھے جو نو آبادیاتی شکنجے اور مقامی آقاؤں کی غلامی سے اپنے عوام کو آزاد کرانے کے تصورات کو فروغ دینے کے لئے جان و دِل سے سرگرم عمل ہیں۔

فیض اپنی شاعری، اپنی سیاسی تحریروں اور ایک پُر خلوص انقلابی کی حیثیت سے اپنی سرگرمیوں کے ذریعے پاکستان کے بہترین فرزندانِ وطن کے دوش بدوش بے غرضی اور جوش و خروش کے ساتھ جدوجہد میں مصروف ہیں۔ رجعت پسند اس باکمال شاعر کی قوتِ صداقت اور توانائیِ الفاظ سے خوف زدہ تھے۔ چنانچہ عذابِ تنہائی اور جبری بے کاری کا شکار بنانے کے لئے انھوں نے منٹگمری اور حیدر آباد کی جیلوں میں فیض پر پانچ سال کی طویل اسیری مسلّط کر دی تھی۔ لیکن شاعر کے زندہ اور حیات پرور دل کی دھڑکنوں پر سنگلاخ زنداں کے نغموں کی تاریک رات غالب نہ آسکی اور نہ ایامِ اسیری کی بے حس اور جامد خامشی ان کے نغموں پر کوئی مہر سکوت ثبت کر سکی۔

زنداں کی سنگین دیواروں میں سے بھی ان کے حوصلہ مند دل سے وہ نغمے بیتاب ہو کر نکلتے رہے جو عوام، زندگی اور مادرِ وطن کی محبت سے لبریز تھے۔ ان کے نغمات کے پیروں کی سرسراہٹ پاکستان اور متعدّد دوسرے ممالک کی سرزمین پر سنائی دیتی رہی اور لاکھوں انسانوں کے دلوں کو گرماتی رہی۔

آخر کار رجعت پسندی کی تیرگی اور انقلابی شاعر کی روشنی کی جنگ میں شاعری ہی کامران و فتح مند رہی۔ خطرے اور وہ بھی موت کے مسلسل خطرے سے عبارت پانچ سال کی قید و بند کی صعوبتیں ختم ہوئیں اور محبِ وطن شاعر آزاد ہو گیا ایک بار پھر ماضی کی طرح بلکہ اس سے بھی زیادہ جوش اور ولولہ کے ساتھ اس کی جدوجہد کو جاری رکھنے کے لئے جس کی خاطر اس نے اپنی زندگی وقف کر دی تھی۔ اپنے ہموطنوں کے لئے تمام اقوام کے مابین دوستی

http://www.muftbooks.blogspot.com/

کو فروغ دینے کے لئے، اور تمام انسانوں کے لئے امن کی فضا پیدا کرنے کے لئے..... اور اب زنگ خوردہ زنجیروں اور ہتھکڑیوں کی گرفت سے آزاد ہو کر وہ زیادہ توانائی اور جذبے کی سچائی کے ساتھ اپنے شعلہ صفت نغمات فضا میں بکھیر رہا ہے۔

۱۹۵۸ء کے موسمِ خزاں کے بعد تاشقند میں افرو ایشیائی ادیبوں کا مشہور اجلاس ہوا جس میں فیضؔ نے ایک مقتدر قائد کی حیثیت سے شرکت کی۔ وہاں ان سے پہلی بار میری ملاقات ہوئی، اس شاعر سے ملاقات ہوئی جس کا تصور میں اپنے دل میں بسائے ہوئے تھا۔

فیضؔ کے لئے وہ نسبتاً اداسی کا زمانہ تھا۔ پاکستان میں حکومت کا تختہ اُلٹ کر غیر جمہوری طاقتوں نے اقتدار سنبھال لیا تھا۔

ماسکو میں ادیبوں کی انجمن کے ایک کمرے میں ہم بیٹھے ہوئے تھے۔ ہم دونوں نظمیں پڑھ رہے تھے اور روسی زبان میں فیضؔ کی نظموں کا ایک مجموعہ شائع کرنے کی بابت بات چیت کر رہے تھے۔ پھر اتفاق سے ہماری گفتگو کا رُخ نظموں سے ہٹ کر اس وقت کی سیاست کی طرف ہو گیا۔

"تو پھر مستقبل قریب میں آپ کا کیا ارادہ ہے؟"

فیضؔ نے اپنی سیاہ آنکھوں سے جن کی گہرائی میں قدرے اداسی تھی، میری طرف دیکھا لیکن ان کے ہونٹوں پر ہلکی سی مسکراہٹ موجود تھی۔

بس پہلے تو میں لندن جاؤں گا۔ وہاں اپنے بعض دوستوں سے ملوں گا جو ابھی ابھی پاکستان سے آئے ہیں۔ اس کے بعد ظاہر ہے کہ میں کراچی، لاہور، اپنے وطن واپس چلا جاؤں گا۔

"لیکن آپ جانتے ہیں کہ اب وہاں....."

ان کے ہونٹوں کے کناروں پر وہی ہلکی سی مسکراہٹ تھی۔

"ظاہر ہے کہ اس صورت میں تو مجھے وطن ہی واپس جانا چاہئے۔"

"تو پھر جیل یقینی ہے۔"

"شاید..... اور اگر کسی بڑے مقصد کی خاطر انسان کو جیل بھی جانا پڑے تو ضرور جانا

http://www.muftbooks.blogspot.com/

چاہئے۔"

"لیکن اگر جیل سے بھی بدتر کچھ ہو تو.....؟"

شاعر نے کھڑکی سے باہر کی طرف دیکھا جہاں باغ کے وسط میں ٹالسٹائے کا مجسمہ نصب تھا۔ سرد اور خزاں زدہ آسمان پر نظر ڈالی۔ مسکراہٹ بدستور موجود تھی۔ چند لمحے کے توقف کے بعد انھوں نے اپنے مخصوص انداز میں آہستہ سے کہا۔

"اگر جیل سے بھی بدتر کوئی چیز ہوئی تو پھر یقیناً برا ہوگا۔ لیکن تم جانتے ہو جدوجہد بہر حال جدوجہد ہے۔"

یہ تھا ان کا پُر سکون لیکن پُر اعتماد جواب۔

میں اپنی زندگی میں ایسے متعدد افراد سے مل چکا ہوں۔ ان میں سے بہت سے نڈر، بے باک اور جرأت مند بھی تھے اور اپنی زندگی کے نصب العین کی تکمیل میں جان و دل سے منہمک بھی۔ وہ ہر قسم کی اذیت یہاں تک کہ ناگزیر موت برداشت کرنے کا بھی حوصلہ رکھتے تھے۔

فیض میں یہ ضبط و تحمل اور یہ اعتماد، اذیت کوشی اور موت سے نبرد آزمائی کی بدولت پیدا ہوا ہے۔ ایک ایسی موت جو جدوجہد کے لئے خود کو وقف کر دینے والوں کے لئے ناگزیر ہوتی ہے۔

تاہم مصائب و ابتلاء کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھنے کی جرأت فیض میں تھی اس نے میرے سارے وجود کو ڈگمگا دیا۔

فیض کی شاعری کا ترجمہ کرنے کی غرض سے میں نے ان کا ایک ایک مصرعہ بڑے غور سے پڑھا۔ میری کوشش یہ تھی کہ جہاں تک ممکن ہو (ترجمہ شدہ) مصرعوں میں ترنم اور ان کے حسّاس اور حوصلہ مند دل کا جذبہ برقرار رہے۔ اس کوشش میں نہ صرف ان کے اشعار کا جذباتی زیر و بم، جسے دوسری زبان میں منتقل کرنا تقریباً ناممکن ہے، بلکہ ایک جانباز اور شاعر انسان کا پُر سکون اور واضح ضبط و تحمل میری روح میں گونجنے لگا۔ شاعر جس نے ایک انقلابی کی

http://www.muftbooks.blogspot.com/

http://www.muftbooks.blogspot.com/

حیثیت سے خود اپنی زندگی کو ایک نغمے میں ڈھال لیا اور اپنے نغمے کو جدوجہد کا ایک مؤثر ہتھیار بنالیا ہے۔ جدوجہد کے مراحل سے گزرتے ہوئے مشرق کے ایک ممتاز ترین ترقی پسند شاعر فیض احمد فیضؔ کے ان نغمات کو سوویت قارئین سے روشناس کراتے ہوئے مجھے بے پایاں مسرت ہو رہی ہے۔

مطالعہ کے دوران فیضؔ کی شاعری میں ابتلائے اسیری کا تاثر بھی محسوس ہوتا ہے جس سے دل اداس ہو جاتا ہے لیکن پھر شعلہ خیز جوش و جذبہ اس تاثر پر غالب آجاتا ہے۔ تیرگی کا استعارہ ان کی شاعری میں بار بار آتا ہے لیکن وہ اشعار زیادہ تابناک ہیں جن میں شاعر کے وطن پر طلوع ہونے والی سحر کے نورِ اوّلین کا خیر مقدم کیا گیا ہے اور مطالعہ کرنے والا یقیناً محسوس کرے گا کہ آزادی کی محبت اور شاعر کے مصائب زدہ وطن کو حقیقی شاعری کس طرح ہم آہنگ و ہم رنگ کر دیتی ہے۔

(روسی زبان میں مجموعۂ کلام کا دیباچہ ۱۹۶۲ء)

ترجمہ:۔ سحر انصاری

انتساب

آج کے نام

اور

آج کے غم کے نام

آج کا غم کہ ہے زندگی کے بھرے گلستاں سے خفا

زرد پتّوں کا بَن

زرد پتّوں کا بَن جو مرا دیس ہے

درد کی انجمن جو مرا دیس ہے

کلرکوں کی افسردہ جانوں کے نام

کرِم خوردہ دلوں اور زبانوں کے نام

http://www.muftbooks.blogspot.com/

پوسٹ مینوں کے نام
تانگے والوں کے نام
ریل بانوں کے نام
کارخانوں کے بھوکے جیالوں کے نام
بادشاہِ جہاں، والیٔ ماسوا، نائب اللہ فی الارض
دہقاں کے نام
جس کی ڈھوروں کو ظالم ہنکالے گئے ہیں
جس کی پیٹی کو ڈاکو اُٹھالے گئے ہیں
ہاتھ بھر کھیت سے ایک انگشت پٹوار نے کاٹ لی ہے
دوسری مالئے کے بہانے سے سرکار نے کاٹ لی ہے
جس کی پگ زور والوں کے پاؤں تلے
دھجیاں ہو گئی ہے

http://www.muftbooks.blogspot.com/

اُن دُکھی ماؤں کے نام
رات میں جن کے بچے بلکتے ہیں اور
نیند کی مار کھائے ہوئے بازوؤں میں سنبھلتے نہیں
دُکھ بتاتے نہیں
منّتوں زاریوں سے بہلتے نہیں
اُن حسیناؤں کے نام
جن کی آنکھوں کے گُل
چلمنوں اور دریچوں کی بیلوں پر بے کار کھل کھل کے
مُرجھا گئے ہیں
اُن بیاہتاؤں کے نام
جن کے بدن
بے محبت ریاکار سیجوں پر سج سج کے اُکتا گئے ہیں

http://www.muftbooks.blogspot.com/

بیواؤں کے نام
کٹڑیوں(۱) اور گلیوں محلّوں کے نام
جن کی ناپاک خاشاک سے چاند راتوں
کو آ آ کے کرتا ہے اکثر وضو
جن کے سایوں میں کرتی ہے آہ و بکا
آنچلوں کی حنا
چوڑیوں کی کھنک
کاکلوں کی مہک
آرزومند سینوں کی اپنے پسینے میں جلنے کی بُو
پڑھنے والوں کے نام
وہ جو اصحاب طبل و عَلَم
کے دروں پر کتاب اور قلم

---

(۱) کٹڑی کٹڑے کی تصغیر۔ پنجابی میں ملحقہ مکانوں کے احاطے کو کہتے ہیں

http://www.muftbooks.blogspot.com/

کا تقاضا لئے، ہاتھ پھیلائے
پہنچے، مگر لَوٹ کر گھر نہ آئے
وہ معصوم جو بھولپن میں
وہاں اپنے ننّھے چراغوں میں لَو کی لگن
لے کے پہنچے جہاں
بٹ رہے تھے، گھٹاٹوپ، بے انت راتوں کے سائے
اُن اسیروں کے نام
جن کے سینوں میں فردا کے شب تاب گوہر
جیل خانوں کی شوریدہ راتوں کی صرصر میں
جَل جَل کے انجم نما ہو گئے ہیں
آنے والے دنوں کے سفیروں کے نام
وہ جو خوشبوئے گل کی طرح
اپنے پیغام پر خود فدا ہو گئے ہیں

(ناتمام)

http://www.muftbooks.blogspot.com/
http://www.muftbooks.blogspot.com/

۱۹۶۵ء

http://www.muftbooks.blogspot.com/

http://www.muftbooks.blogspot.com/

لہو کا سراغ
زنداں زنداں شورِ اناالحق، محفل محفل قُلقُلے
دست و کشکول نہیں کاسۂ سر لے کے چلو
یہاں سے شہر کو دیکھو
یوں سجا چاند کہ جھلکا ترے انداز کا رنگ
غم نہ کر
بلیک آؤٹ
کس حرف پر تُو نے گوشۂ لب اے جانِ جہاں غماز کیا
سپاہی کا مرثیہ

لہو کا سُراغ

کہیں نہیں ہے کہیں بھی نہیں لہو کا سراغ
نہ دست و ناخنِ قاتل نہ آستیں پر نشاں
نہ سُرخیٔ لبِ خنجر نہ رنگِ نوکِ سناں
نہ خاک پر کوئی دھبّا نہ بام پر کوئی داغ
کہیں نہیں ہے کہیں بھی نہیں لہو کا سُراغ
نہ صرف خدمت شاہاں کہ خونبہا دیتے
نہ دیں کی نذر کہ بیعانۂ جزا دیتے
نہ رزم گاہ میں برسا کہ معتبر ہوتا
کسی عَلَم پر رقم ہو کے مشتہر ہوتا

http://www.muftbooks.blogspot.com/

پکارتا رہا، بے آسرا، یتیم لہو
کسی کو بہرِ سماعت نہ وقت تھا نہ دماغ
نہ مدّعی، نہ شہادت، حساب پاک ہوا
یہ خونِ خاک نشیناں تھا، رزقِ خاک ہوا

کراچی.....جنوری ۱۹۶۵ء

http://www.muftbooks.blogspot.com/

زنداں زنداں شورِ اناالحق، محفل محفل قُلقُلِ مے
خونِ تمنّا دریا دریا، دریا دریا عیش کی لہر
دامن دامن رُت پھولوں کی، آنچل آنچل اشکوں کی
قریہ قریہ جشن بپا ہے، ماتم شہر بہ شہر

کراچی.....جنوری ۱۹۶۵ء

(گلاب کا پھول سابق صدر محمد ایوب خاں کا انتخابی نشان تھا)

http://www.muftbooks.blogspot.com/

دیدۂ تر پہ وہاں کون نظر کرتا ہے
کاسۂ چشم میں خوں نابِ جگر لے کے چلو
اب اگر جاؤ پئے عرض و طلب اُن کے حضور
دست و کشکول نہیں کاسۂ سر لے کے چلو

کراچی.....جنوری ۱۹۶۵ء

http://www.muftbooks.blogspot.com/

یہاں سے شہر کو دیکھو

یہاں سے شہر کو دیکھو تو حلقہ در حلقہ
کھنچی ہے جیل کی صورت ہر ایک سمت فصیل
ہر ایک راہ گزر گردشِ اسیراں ہے
نہ سنگِ میل، نہ منزل، نہ مخلصی کی سبیل
جو کوئی تیز چلے رَہ تو پوچھتا ہے خیال
کہ ٹوکنے کوئی للکار کیوں نہیں آئی؟
جو کوئی ہاتھ ہلائے تو وہم کو ہے سوال
کوئی چھنک، کوئی جھنکار کیوں نہیں آئی؟

http://www.muftbooks.blogspot.com/

یہاں سے شہر کو دیکھو تو ساری خلقت میں
نہ کوئی صاحبِ تمکیں، نہ کوئی والیٔ ہوش
ہر ایک مردِ جواں مجرمِ رَسن بہ گلو
ہر ایک حسینۂ رعنا، کنیزِ حلقہ بگوش

http://www.muftbooks.blogspot.com/

جو سائے دُور چراغوں کے گِرد لرزاں ہیں
نہ جانے مَحفلِ غم ہے کہ بزمِ جام و سُبو

جو رنگ ہر دَر و دیوار پر پریشاں ہیں
یہاں سے کچھ نہیں کھلتا یہ پھول ہیں کہ لہو

کراچی.....مارچ ۱۹۶۵ء

http://www.muftbooks.blogspot.com/

یوں سجا چاند کہ جھلکا ترے انداز کا رنگ
یوں فضا مہکی کہ بدلا مرے ہمراز کا رنگ

سایۂ چشم میں حیراں رخِ روشن کا جمال
سُرخیٔ لب میں پریشاں تری آواز کا رنگ

بے پیئے ہوں کہ اگر لطف کرو آخرِ شب
شیشۂ مے میں ڈھلے صبح کے آغاز کا رنگ

چنگ و نے رنگ پہ تھے، اپنے لہو کے دَم سے
دل نے لَے بدلی تو مدّھم ہُوا ہر ساز کا رنگ

اک سخن اور کہ پھر رنگِ تکلّم تیرا
حرفِ سادہ کو عنایت کرے اعجاز کا رنگ

اپریل ۱۹۶۵ء

http://www.muftbooks.blogspot.com/

غم نہ کر، غم نہ کر

درد تھم جائے گا غم نہ کر، غم نہ کر
یار لَوٹ آئیں گے، دل ٹھہر جائے گا غم نہ کر، غم نہ کر

زخم بھر جائے گا
غم نہ کر، غم نہ کر
دن نکل آئے گا
غم نہ کر، غم نہ کر
ابر کھل جائے گا، رات ڈھل جائے گی
غم نہ کر، غم نہ کر
رُت بدل جائے گی
غم نہ کر، غم نہ کر

جون ۱۹۶۵ء

http://www.muftbooks.blogspot.com/

بلیک آؤٹ

جب سے بے نُور ہوئی ہیں شمعیں
خاک میں ڈھونڈ تا پھرتا ہوں نہ جانے کس جا
کھو گئی ہیں میری دونوں آنکھیں
تم جو واقف ہو بتاؤ کوئی پہچان مری
اس طرح ہے کہ ہر اِک رگ میں اُتر آیا ہے
موج دَر موج کسی زہر کا قاتل دریا
تیرا ارمان، تیری یاد لئے جان مری
جانے کس موج میں غلطاں ہے کہاں دل میرا
ایک پَل ٹھہرو کہ اُس پار کسی دنیا سے
برق آئے مری جانب، یدِ بیضا لے کر

http://www.muftbooks.blogspot.com/

اور مری آنکھوں کے گم گشتہ گُہر
جام ظلمت سے سیہ مست
نئی آنکھوں کے شب تاب گہر
لَوٹا دے
ایک پَل ٹھہرو کہ دریا کا کہیں پاٹ لگے
اور نیا دل میرا
زہر میں ڈھل کے، فنا ہو کے
کسی گھاٹ لگے
پھر پئے نذر نئے دیدہ و دل لے کے چلوں
حُسن کی مدح کروں، شوق کا مضموں لکھّوں

ستمبر ۱۹۶۵ء

http://www.muftbooks.blogspot.com/

کس حرف پر تُو نے گوشۂ لب اے جانِ جہاں غمّاز کیا
اعلانِ جُنوں دل والوں نے اب کے بہ ہزار انداز کیا
سو پیکاں تھے پیوستِ گلو، جب چھیڑی شوق کی لے ہم نے
سو تیر ترازو تھے دل میں جب ہم نے رقص آغاز کیا
بے حرص و ہوَا، بے خوف و خطر، اِس ہاتھ پر سر، اُس کف پہ جگر
یوں کُوئے صنم میں وقتِ سفر نظّارۂ بامِ ناز کیا
جس خاک میں مل کر خاک ہوئے وہ سرمۂ چشمِ خلق نبی
جس خار پہ ہم نے خوں چھڑکا، ہمرنگِ گُلِ طنّاز کیا
لو وصل کی ساعت آپہنچی، پھر حکمِ حضوری پر ہم نے
آنکھوں کے دریچے بند کئے اور سینے کا دَر باز کیا

ستمبر ۱۹۶۵ء

http://www.muftbooks.blogspot.com/

سپاہی کا مرثیہ

اُٹھو اب ماٹی سے اُٹھو
جاگو میرے لال،
اب جاگو میرے لال،
تمہری سیج سجاون کارن
دیکھو آئی رین اندھیارن
نیلے شال دوشالے لے کر
جن میں اِن دکھین اَکھین نے
ڈھیر کئے ہیں اتنے موتی
اتنے موتی جن کی جیوتی
دان سے تمہرا
جگ جگ لاگا
نام چمکنے

http://www.muftbooks.blogspot.com/

http://www.muftbooks.blogspot.com/

اُٹھو اب ماٹی سے اُٹھو
جاگو میرے لال
اب جاگو میرے لال
گھر گھر بکھرا بھور کا کُندن
گھور اندھیرا اپنا آنگن
جانے کب سے راہ تکے ہیں
بالی دُلہنیا، بانکے ویرن
سُونا تمہارا راج پڑا ہے
دیکھو کتنا کاج پڑا ہے
بیری بیرا جے راج سنگھاسن
تم ماٹی میں لال
اٹھو اب ماٹی سے اٹھو، جاگو میرے لال
ہٹ نہ کرو ماٹی سے اُٹھو، جاگو میرے لال
اب جاگو میرے لال

اکتوبر ۱۹۶۵ء

۱۹۶۶ء

http://www.muftbooks.blogspot.com/

http://www.muftbooks.blogspot.com/

دیوارِ شب اور عکسِ رُخِ یار سامنے
کئے آرزو سے پیمان جو مآل تک نہ پہنچے

ایک شہر آشوب کا آغاز

اب بزم سخن صحبتِ لب سوختگاں ہے
اب حلقۂ مے طائفۂ بے طلباں ہے

گھر رہیے تو ویرانیٔ دل کھانے کو آوے
رہ چلیے تو ہر گام پر غوغائے سگاں ہے

پیوندِ رہِ کوچۂ زر چشمِ غزالاں
پابوسِ ہوس افسرِ شمشاد قداں ہے

یاں اہلِ جنوں یک بہ دگر دست و گریباں
واں جیشِ ہوس تیغ بکف درپئے جاں ہے

http://www.muftbooks.blogspot.com/

اب صاحبِ انصاف ہے خود طالبِ انصاف
مُہر اُس کی ہے میزان بہ دستِ دِگراں ہے

ہم سہل طلب کون سے فرہاد تھے لیکن!
اب شہر میں تیرے کوئی ہم سا بھی کہاں ہے

فروری ۱۹۶۶ء

http://www.muftbooks.blogspot.com/

دیوارِ شب اور عکسِ رُخِ یار سامنے
پھر دل کے آئینے سے لہو پُھوٹنے لگا
پھر وضع احتیاط سے دُھندلا گئی نظر
پھر ضبطِ آرزو سے بدن ٹُوٹنے لگا

۱۹۶۶ء

http://www.muftbooks.blogspot.com/

وہی چشمۂ بقا تھا جسے سب سَراب سمجھے
وہی خواب معتبر تھے جو خیال تک نہ پہنچے

ترا لطف وجہ تسکیں، نہ قرار شرحِ غم سے
کہ ہیں دل میں وہ گلے بھی جو ملال تک نہ پہنچے

کئے آرزو سے پیماں جو مآل تک نہ پہنچے
شب و روزِ آشنائی مہ و سال تک نہ پہنچے

وہ نظر بہم نہ پہنچی کہ محیطِ حُسن کرتے
تری دید کے وسیلے خدو خال تک نہ پہنچے

http://www.muftbooks.blogspot.com/

کوئی یار جاں سے گزرا، کوئی ہوش سے نہ گزرا
یہ ندیمِ یک دو ساغر مرے حال تک نہ پہنچے

چلو فیضؔ دل جلائیں کریں پھر سے عرضِ جاناں
وہ سخن جو لب تک آئے پہ سوال تک نہ پہنچے

۱۹۶۶ء

http://www.muftbooks.blogspot.com/
http://www.muftbooks.blogspot.com/

۱۹۶۷ء

http://www.muftbooks.blogspot.com/

سوچنے دو
نہ کسی پہ زخم عیاں کوئی نہ کسی کو فکر رفو کی ہے
سرِ وادیٔ سینا
دعا
دلدار دیکھنا
ہارٹ اٹیک

http://www.muftbooks.blogspot.com/

سوچنے دو

(آندرے وزنیسن سکی کے نام)

اک ذرا سوچنے دو
اس خیاباں میں
جو اس لحظہ بیاباں بھی نہیں
کونسی شاخ میں پھول آئے تھے سب سے پہلے
کون بے رنگ ہوئی رنج و تعب سے پہلے
اور اب سے پہلے
کس گھڑی کون سے موسم میں یہاں
خون کا قحط پڑا

http://www.muftbooks.blogspot.com/

گُل کی شہ رگ پر کڑا

وقت پڑا

سوچنے دو

اک ذرا سوچنے دو

یہ بھرا شہر جو اَب وادیٔ ویراں بھی نہیں

اس میں کس وقت کہاں

آگ لگی تھی پہلے

اس کے صف بستہ دریچوں میں سے کس میں اوّل

زہ ہوئی سرخ شعاعوں کی کماں

کس جگہ جوت جگی تھی پہلے

سوچنے دو

ہم سے اُس دیس کا تم نام و نشاں پوچھتے ہو

جس کی تاریخ نہ جغرافیہ اب یاد آئے

اور یاد آئے تو محبوبِ گزشتہ کی طرح

رُوبرو آنے سے جی گھبرائے

ہاں مگر جیسے کوئی

http://www.muftbooks.blogspot.com/

ایسے محبوب یا محبوبہ کا دل رکھنے کو

آنکلتا ہے کبھی رات بِتانے کے لئے

ہم اب اُس عمر کو آپہنچے ہیں جب ہم بھی یونہی

دل سے مِل آتے ہیں بس رسم نبھانے کے لئے

دل کی کیا پوچھتے ہو

سوچنے دو

ماسکو.....مارچ ۱۹۶۷ء

http://www.muftbooks.blogspot.com/

نہ کسی پہ زخم عیاں کوئی، نہ کسی کو فکر رفو کی ہے
نہ کرم ہے ہم پر حبیب کا، نہ نگاہ ہم پر عدو کی ہے

صفِ زاہداں ہے تو بے یقیں، صفِ میکشاں ہے تو بے طلب
نہ وہ صبح وِرد و وضو کی ہے، نہ وہ شام جام و سُبو کی ہے

نہ یہ غم نیا' نہ ستم نیا، کہ تری جفا کا گِلا کریں
یہ نظر تھی پہلے بھی مضطرب' یہ کسک تو دِل میں کبھو کی ہے

کفِ باغباں پہ بہارِ گُل کا ہے قرض پہلے سے بیشتر
کہ ہر ایک پُھول کے پیرہن میں نمود میرے لہو کی ہے

http://www.muftbooks.blogspot.com/

نہیں خوفِ روزِ سیہ ہمیں، کہ ہے فیضِ ظرف نگاہ میں
ابھی گوشہ گیر وہ اک کرن، جو لگن اُس آئینۂ رُو کی ہے

۱۹۶۷ء

http://www.muftbooks.blogspot.com/

سرِ وادیٔ سینا

(عرب اسرائیل جنگ کے بعد)

پھر برق فروزاں ہے سرِ وادیٔ سینا

پھر رنگ پر ہے شعلۂ رخسارِ حقیقت

پیغامِ اجل دعوتِ دیدارِ حقیقت

اے دیدۂ بینا

اب وقت ہے دیدار کا دَم ہے کہ نہیں ہے

اے قاتلِ جاں چارہ گرِ کلفتِ غم ہے

گلزارِ ارم پَر تو صحرائے عدم ہے

پندارِ جنوں

حوصلۂ راہِ عدم ہے کہ نہیں ہے

http://www.muftbooks.blogspot.com/

پھر برق فروزاں ہے سرِ وادیٔ سینا

اے دیدۂ بینا

پھر دل کو مصفّا کرو، اس لوح پہ شاید

http://www.muftbooks.blogspot.com/

مابینِ من و تو نیا پیاں کوئی اُترے
اب رسمِ ستم حکمتِ خاصانِ زمیں ہے
تائیدِ ستم مصلحتِ مفتیٔ دیں ہے
اب صدیوں کے اقرارِ اطاعت کو بدلنے
لازم ہے کہ انکار کا فرماں کوئی اُترے

http://www.muftbooks.blogspot.com/

(۲)

سُنو کہ شاید یہ نورِ صیقل
ہے اُس صحیفے کا حرفِ اوّل
جو ہر کس و ناکسِ زمیں پر
دلِ گدایانِ اجمعیں پر
اتر رہا ہے فلک سے اب کے

http://www.muftbooks.blogspot.com/

سُنو کہ اس حرفِ لَم یزل کے
ہمیں تمہیں بندگانِ بے بس
علیم(۱) بھی ہیں خبیر(۲) بھی ہیں
سُنو کہ ہم بے زبان و بے کس
بشیر(۳) بھی ہیں، نذیر(۴) بھی ہیں

۱۔ ۲۔ ۳۔ ۴۔ یہ الفاظ لغوی معنوں میں استعمال ہوئے ہیں

http://www.muftbooks.blogspot.com/

ہر اِک اولی الامر کو صدا دو
کہ اپنی فردِ عمل سنبھالے
اٹھے گا جب جمّ سرفروشاں
پڑیں گے دار و رَسن کے لالے
کوئی نہ ہو گا کہ جو بچا لے
جزا سزا سب یہیں پر ہو گی
یہیں عذاب و ثواب ہو گا
یہیں سے اُٹھے گا شورِ محشر
یہیں پر روزِ حساب ہو گا

۱۹۶۷ء

http://www.muftbooks.blogspot.com/

دعا

آیئے ہاتھ اُٹھائیں ہم بھی
ہم جنہیں رسمِ دُعا یاد نہیں!

ہم جنہیں سوزِ محبّت کے سوا
کوئی بُت، کوئی خدا یاد نہیں

آیئے عرض گزاریں کہ نگارِ ہستی
زہرِ امروز میں شیرینیٔ فردا بھر دے

وہ جنہیں تابِ گراں باریٔ ایّام نہیں
اُن کی پلکوں پہ شب و روز کو ہلکا کر دے

جن کی آنکھوں کو رخِ صُبح کا یارا بھی نہیں
ان کی راتوں میں کوئی شمع منوّر کر دے

http://www.muftbooks.blogspot.com/

جن کے قدموں کو کسی رہ کا سہارا بھی نہیں
ان کی نظروں پہ کوئی راہ اُجاگر کر دے

جن کا دیں پیروئ کذب و ریا ہے اُن کو
ہمتِ کفر ملے، جرأت تحقیق ملے!

جن کے سر منتظر تیغِ جفا ہیں اُن کو
دستِ قاتل کو جھٹک دینے کی توفیق ملے

عشق کا سرِّ نہاں جانِ تپاں ہے جس سے
آج اقرار کریں اور تپش مٹ جائے

حرفِ حق دل میں کھٹکتا ہے جو کانٹے کی طرح
آج اظہار کریں اور خلش مٹ جائے

یوم آزادی..... ۱۴ اگست ۱۹۶۷ء

http://www.muftbooks.blogspot.com/

دلدار دیکھنا

طوفاں بہ دل ہے ہر کوئی دلدار دیکھنا
گُل ہو نہ جائے مشعلِ رخسار دیکھنا

آتش بہ جاں ہے ہر کوئی سرکار دیکھنا
لو دے اٹھے نہ طرۂ طرار دیکھنا

جذبِ مسافرانِ رہِ یار دیکھنا
سر دیکھنا، نہ سنگ، نہ دیوار دیکھنا

کُوئے جفا میں قحطِ خریدار دیکھنا
ہم آ گئے تو گرمئ بازار دیکھنا

اس دل نواز شہر کے اطوار دیکھنا
بے التفات بولنا، بیزار دیکھنا

http://www.muftbooks.blogspot.com/

خالی ہیں گرچہ مسند و منبر نگوں ہے خلق
رُعبِ قبا و ہیبتِ دَستار دیکھنا

جب تک نصیب تھا ترا دیدار دیکھنا
جس سمت دیکھنا، گُل و گلزار دیکھنا

پھر ہم تمیزِ روز و مہ و سال کر سکیں
اے یادِ یار پھر اِدھر اک بار دیکھنا

۱۹۶۷ء

http://www.muftbooks.blogspot.com/

ہارٹ اٹیک

درد اتنا تھا کہ اُس رات دلِ وحشی نے
ہر رگِ جاں سے اُلجھنا چاہا
ہر بُنِ مُو سے ٹپکنا چاہا
اور کہیں دُور ترے صحن میں گویا
پتّا پتّا مرے افسردہ لہو میں ڈھل کر
حُسنِ مہتاب سے آزردہ نظر آنے لگا
میرے ویرانۂ تن میں گویا
سارے دُکھتے ہوئے ریشوں کی طنابیں کھل کر
سلسلہ وار پتہ دینے لگیں
رخصتِ قافلۂ شوق کی تیاری کا

http://www.muftbooks.blogspot.com/

اور جب یاد کی بجھتی ہوئی شمعوں میں نظر آیا کہیں
ایک پَل آخری لمحہ تری دلداری کا
دَرد اتنا تھا کہ اس سے بھی گزرنا چاہا
ہم نے چاہا بھی، مگر دل نہ ٹھہرنا چاہا

۱۹۶۷ء

http://www.muftbooks.blogspot.com/
http://www.muftbooks.blogspot.com/

١٩٦٨ء

http://www.muftbooks.blogspot.com/

http://www.muftbooks.blogspot.com/

ضبط کا عہد بھی ہے شوق کا پیماں بھی ہے

مرثیے

ضبط کا عہد بھی ہے شوق کا پیماں بھی ہے
عہد و پیماں سے گزر جانے کو جی چاہتا ہے
درد اتنا ہے کہ ہر رگ میں ہے محشر برپا
اور سکوں ایسا کہ مر جانے کو جی چاہتا ہے

اگست ۱۹۶۷ء

http://www.muftbooks.blogspot.com/

http://www.muftbooks.blogspot.com/

مرثیے

(۱)

دُور جاکر قریب ہو جتنے
ہم سے کب تم قریب تھے اتنے
اب نہ آؤ گے تم نہ جاؤ گے
وصل وہجراں بہم ہوئے کتنے

(۲)

چاند نکلے کسی جانب تری زیبائی کا
رنگ بدلے کسی صورت شبِ تنہائی کا

دولت لب سے پھرا ے خسر وِشریں دہناں
آج ارزاں ہو کوئی حرف شناسائی کا

گرمیٔ رشک سے ہرانجمن گُل بدناں
تذکرہ چھیڑے تری پیرہن آرائی کا

صحنِ گُلشن میں کبھی اے شہ شمشاد قداں
پھر نظر آئے سلیقہ تری رعنائی کا

http://www.muftbooks.blogspot.com/

http://www.muftbooks.blogspot.com/

ایک بار اور مسیحائے دلِ دل زدگاں
کوئی وعدہ، کوئی اقرار مسیحائی کا

دیدہ و دل کو سنبھالو کہ سرِ شامِ فراق
سازو سامان بہم پہنچا ہے رُسوائی کا

اگست ۱۹۶۸ء

(۳)

کب تک دل کی خیر منائیں، کب تک راہ دکھلاؤ گے
کب تک چین کی مہلت دو گے کب تک یاد نہ آؤ گے

بیتا دید امّید کا موسم، خاک اُڑتی ہے آنکھوں میں
کب بھیجو گے درد کا بادل، کب برکھا برساؤ گے

عہدِ وفا یا ترکِ محبت، جو چاہو سو آپ کرو
اپنے بس کی بات ہی کیا ہے، ہم سے کیا منواؤ گے

http://www.muftbooks.blogspot.com/

http://www.muftbooks.blogspot.com/

کس نے وصل کا سورج دیکھا، کس پر ہجر کی رات ڈھلی
گیسوؤں والے کون تھے کیا تھے، ان کو کیا جتلاؤ گے

فیض دلوں کے بھاگ میں ہے، گھر بھرنا بھی لُٹ جانا بھی
تم اس حُسن کے لطف وکرم پر کتنے دن اِتراؤ گے

اکتوبر ۱۹۶۸ء

۱۹۶۹ء

http://www.muftbooks.blogspot.com/

http://www.muftbooks.blogspot.com/

خورشیدِ محشر کی لو

خورشیدِ محشر کی لَو

آج کے دن نہ پوچھو' مرے دوستو!
دُور کتنے ہیں خوشیاں منانے کے دن

کھل کے ہنسنے کے دن' گیت گانے کے دن
پیار کرنے کے دن' دل لگانے کے دن

http://www.muftbooks.blogspot.com/

آج کے دن نہ پوچھو، مرے دوستو!
زخم کتنے ابھی بختِ بسمل میں ہیں

دشت کتنے ابھی راہِ منزل میں ہیں
تیر کتنے ابھی راہِ منزل میں ہیں

http://www.muftbooks.blogspot.com/

آج کا دن زبوں ہے، مرے دوستو
آج کے دن تو یوں ہے، مرے دوستو

جیسے درد و الم کے پرانے نشاں
سب چلے سوئے دل کارواں، کارواں

ہاتھ سینے پہ رکھو تو ہر استخواں
سے اُٹھے نالۂ الاماں، الاماں

http://www.muftbooks.blogspot.com/

http://www.muftbooks.blogspot.com/

آج کے دن نہ پُوچھو، مرے دوستو
کب تمہارے لہو کے دریدہ عَلَم

فرقِ خورشیدِ محشر پہ ہوں گے رقم
از کراں تاکراں کب تمہارے قدم

لے کے اُٹھے گا وہ بحرِ خوں یم بہ یم
جس میں ڈھل جائے گا آج کے دن کا غم
سارے دَرد و الم سارے جور و ستم

دور کتنی ہے خورشیدِ محشر کی لَو
آج کے دن نہ پوچھو، مرے دوستو!

مارچ۔اپریل ۱۹۶۹ء

۱۹۷۰ء

http://www.muftbooks.blogspot.com/

بالیں پہ کہیں رات ڈھل رہی ہے
اک سخن مطربِ زیبا کہ سلگ اُٹھے بدن
جرسِ گُل کی صدا
فرشِ نومیدیٔ دیدار
ٹوٹی جہاں جہاں پہ کمند

http://www.muftbooks.blogspot.com/

بالیں پہ کہیں رات ڈھل رہی ہے
یا شمع پگھل رہی ہے
پہلو میں کوئی چیز جل رہی ہے
تم ہو کہ مری جاں نکل رہی ہے

مئی جون ۱۹۷۰ء

http://www.muftbooks.blogspot.com/

اِک سخن مطربِ زیبا کہ سلگ اُٹھے بدن
اک قدح ساقیٔ مہوش جو کرے ہوش تمام

ذکرِ صبحے کہ رخِ یار سے رنگیں تھا چمن
یادِ شبہا کہ تنِ یار تھا آغوشِ تمام

جون ۱۹۷۰ء

http://www.muftbooks.blogspot.com/

جرسِ گُل کی صدا

اس ہوس میں کہ پکارے جرسِ گُل کی صدا
دشت وصحرا میں صبا پھرتی ہے یوں آوارہ
جس طرح پھرتے ہیں ہم اہلِ جنوں آوارہ

ہم پہ وارفتگیِ ہوش کی تہمت نہ دھرو
ہم کہ رمازِ رموزِ غم پنہانی ہیں!
اپنی گردن پہ بھی ہے رشتہ فگن خاطرِ دوست
ہم بھی شوقِ رہِ دلدار کے زندانی ہیں!

http://www.muftbooks.blogspot.com/
http://www.muftbooks.blogspot.com/

جب بھی اَبروئے درِیار نے ارشاد کیا
جس بیاباں میں بھی ہم ہوں گے چلے آئیں گے

دَر کھلا دیکھا تو شاید تمہیں پھر دیکھ سکیں
بند ہوگا تو صدا دے کے چلے جائیں گے

جولائی ۱۹۷۰ء

فرشِ نومیدیٔ دیدار

دیکھنے کی تو کسے تاب ہے لیکن اب تک
جب بھی اس راہ سے گزرو تو کسی دکھ کی کسک
ٹوکتی ہے کہ وہ دروازہ کھلا ہے اب بھی
اور اس صحن میں ہر سُو یونہی پہلے کی طرح
فرشِ نومیدیٔ دیدار بچھا ہے اب بھی
اور کہیں یاد کسی دل زدہ بچّے کی طرح
ہاتھ پھیلائے ہوئے بیٹھی ہے فریاد کُناں

http://www.muftbooks.blogspot.com/

دل یہ کہتا ہے کہیں اور چلے جائیں جہاں
کوئی دروازہ عبث واہو' نہ بے کار کوئی
یادِ فریاد کا کشکول لئے بیٹھی ہو
محرمِ حسرتِ دیدار ہو دیوار کوئی
نہ کوئی سایۂ گُل، ہجرتِ گُل سے ویراں

http://www.muftbooks.blogspot.com/

یہ بھی کر دیکھا ہے سو بار کہ جب راہوں میں
دیس پردیس کی بے مہر گزرگاہوں میں
قافلے قامت ورُخسار ولب وگیسو کے
پردۂ چشم پہ یوں اترے ہیں بے صورت ورنگ
جس طرح بند دریچوں پہ گرے بارشِ سنگ

http://www.muftbooks.blogspot.com/

اور دل کہتا ہے ہر بار چلو لَوٹ چلو
اس سے پہلے کہ وہاں جائیں تو یہ دُکھ بھی نہ ہو
یہ نشانی کہ وہ دروازہ کُھلا ہے اب بھی
اور اس صحن میں ہر سُو یونہی پہلے کی طرح
فرشِ نومیدیٔ دیدار بچھا ہے اب بھی

اگست ۱۹۷۰ء

http://www.muftbooks.blogspot.com/

ٹوٹی جہاں جہاں پہ کمند

رہا نہ کچھ بھی زمانے میں جب نظر کو پسند
تری نظر سے کیا رشتۂ نظر پیوند
ترے جمال سے ہر صبح پر وضو لازم
ہر ایک شب ترے دَر پر سجُود کی پابند
نہیں رہا حرمِ دل میں اک صنم باطل
ترے خیال کے لات ومنات کی سوگند
مثالِ زینۂ منزل بکارِ شوق آیا
ہر اک مقام کہ ٹوٹی جہاں جہاں پہ کمند
خزاں تمام ہوئی کس حساب میں لکھئے
بہارِ گُل میں جو پہنچے ہیں شاخِ گُل کو گزند

http://www.muftbooks.blogspot.com/

http://www.muftbooks.blogspot.com/

دریدہ دل ہے کوئی شہر میں ہماری طرح
کوئی دریدہ دہن شیخِ شہر کی مانند

شعار کی جو مدارتِ قامتِ جاناں
کیا ہے فیضؔ درِ دل، درِفلک سے بلند

نومبر ۱۹۷۰ء

۱۹۷۱ء

http://www.muftbooks.blogspot.com/

شرح بے دردیٔ حالات نہ ہونے پائی
حذر کرو مرے تن سے
تہ بہ تہ دل کی کدورت
ہم سادہ ہی ایسے تھے کی یُونہی پذیرائی
یک جان نہ ہو سکے
یار اغیار ہو گئے ہیں
غبارِ خاطرِ محفل ٹھہر جائے

http://www.muftbooks.blogspot.com/

شرح بے دردیٔ حالات نہ ہونے پائی
اب کے بھی دل کی مدارات نہ ہونے پائی

پھر وہی وعدہ جو اقرار نہ ہونے پایا
پھر وہی بات جو اثبات نہ ہونے پائی

پھر وہ پروانے جنہیں اذنِ شہادت نہ ملا
پھر وہ شمعیں کہ جنہیں رات نہ ہونے پائی

پھر وہی جاں بہ لبی لذّتِ مے سے پہلے
پھر وہ محفل جو خرابات نہ ہونے پائی

پھر دَمِ دید رہے چشم و نظر دید طلب
پھر شبِ وصل ملاقات نہ ہونے پائی

http://www.muftbooks.blogspot.com/

پھر وہاں بابِ اثر جانئے کب بند ہوا
پھر یہاں ختم مناجات نہ ہونے پائی

فیضؔ سر پر جو ہر اک روز قیامت گذری
ایک بھی روزِ مکافات نہ ہونے پائی

۲۳ مارچ ۱۹۷۱ء

http://www.muftbooks.blogspot.com/

خدر کرو مرے تن سے

سجے تو کیسے سجے قتلِ عام کا میلہ
کسے لُبھائے گا میرے لہو کا واویلا
مرے نزار بدن میں لہو ہی کتنا ہے
چراغ ہو کوئی روشن نہ کوئی جام بھرے
نہ اس سے آگ ہی بھڑکے نہ اس سے پیاس بجھے
مرے فگار بدن میں لہو ہی کتنا ہے
مگر وہ زہر ہلاہل بھرا ہے نس نس میں
جسے بھی چھیدو ہر اک بوند قہرِ افعی ہے
ہر اک کشید ہے صدیوں کے درد وحسرت کی
ہر اک میں مُہر بلب غیظ وغم کی گرمی ہے

http://www.muftbooks.blogspot.com/

حذر کرو مرے تن سے یہ سم کا دریا ہے
حذر کرو کہ مراتن وہ چوبِ صحرا ہے
جسے جلاؤ تو صحنِ چمن میں دہکیں گے
بجائے سروسمن میری ہڈیوں کے ببول
اسے بکھیرا تو دشت ودمن میں بکھرے گی
بجائے مُشکِ صبا، میری جانِ زار کی دُھول
حذر کرو کہ مرا دل لہو کا پیاسا ہے

مارچ ۱۹۷۱ء

http://www.muftbooks.blogspot.com/

تہ بہ تہ دل کی کدورت
میری آنکھوں میں اُمنڈ آئی تو کچھ چارہ نہ تھا
چارہ گر کی مان لی
اور میں نے گرد آلود آنکھوں کو لہو سے دھو لیا
اور اب ہر شکل وصورت
عالمِ موجود کی ہر ایک شے
میری آنکھوں کے لہو سے اس طرح ہم رنگ ہے
خورشید کا کُندن لہو
مہتاب کی چاندی لہو
صبحوں کا ہنسنا بھی لہو
راتوں کا رونا بھی لہو

http://www.muftbooks.blogspot.com/

ہر شجر مینارِ خوں، ہر پھول خُونیں دیدہ ہے
ہر نظر اک تارِ خوں، ہر عکس خوں مالیدہ ہے
موجِ خوں جب تک رَواں رہتی ہے اس کا سرخ رنگ
جذبۂ شوقِ شہادت، درد، غیظ و غم کا رنگ
اور تھم جائے تو کجلا کر
فقط نفرت کا، شب کا، موت کا
ہر رنگ کے ماتم کا رنگ
چارہ گر ایسا نہ ہونے دے
کہیں سے لا کوئی سیلابِ اشک
آبِ وضو
جس میں دُھل جائیں تو شاید دُھل سکے
میری آنکھوں، میری گرد آلود آنکھوں کا لہو

۱۸ اپریل ۱۹۷۱ء

http://www.muftbooks.blogspot.com/

ہم سادہ ہی ایسے تھے کی یوں ہی پذیرائی
جس بار خزاں آئی، سمجھے کہ بہار آئی
آشوبِ نظر سے کی ہم نے چمن آرائی
جو شے بھی نظر آئی، گلرنگ نظر آئی
امیدِ تلطف میں رنجیدہ رہے دونوں
تو اور تری محفل، میں اور مری تنہائی

http://www.muftbooks.blogspot.com/

یک جان نہ ہو سکئے، انجان نہ بن سکئے
یوں ٹوٹ گئی دل میں شمشیرِ شناسائی

اس تن کی طرف دیکھو جو قتل گہِ دل ہے
کیا رکھا ہے مقتل میں اے چشمِ تماشائی

http://www.muftbooks.blogspot.com/

یار آغیار ہو گئے ہیں
اور اغیار مُصر ہیں کہ وہ سب
یارِ غار ہو گئے
اب کوئی ندیمِ باصفا نہیں ہے
سب رند شراب خوار ہو گئے ہیں

۱۹۷۱ء

http://www.muftbooks.blogspot.com/

http://www.muftbooks.blogspot.com/

غبارِ خاطرِ محفل ٹھہر جائے

کہیں تو کاروانِ درد کی منزل ٹھہر جائے
کنارے آلگے عمرِ رَواں یا دل ٹھہر جائے

اماں کیسی کہ موجِ خوں ابھی سر سے نہیں گزری
گزر جائے تو شاید بازوئے قاتل ٹھہر جائے

کوئی دَم بادبانِ کشتیٔ صہبا کو تہہ رکھو
ذرا ٹھہرو، غبارِ خاطرِ محفل ٹھہر جائے

خُمِ ساقی میں جُز زہرِ ہلاہل کچھ نہیں باقی
جو ہو محفل میں اس اکرام کے قابل ٹھہر جائے

http://www.muftbooks.blogspot.com/
http://www.muftbooks.blogspot.com/

ہماری خامشی بس دل سے لب تک ایک وقفہ ہے
یہ طوفاں ہے جو پل بھر برلبِ ساحل ٹھہر جائے

نگاہِ منتظر کب تک کرے گی آئنہ بندی
کہیں تو دشتِ غم میں یار کا محمل ٹھہر جائے

داغستان کے ملک الشعراء

رسول حمزہ

کے افکار

http://www.muftbooks.blogspot.com/

http://www.muftbooks.blogspot.com/

میں تیرے سپنے دیکھوں

بھائی

داغستانی خاتون اور شاعر بیٹا

بہ نوکِ شمشیر

آرزو

سالگرہ

ایک چٹان کے لئے کتبہ

تیر گی جال ہے اور بھالا ہے نُور

نسخۂ الفت میرا

میں تیرے سپنے دیکھوں

برکھا برسے چھت پر، میں تیرے سپنے دیکھوں
برف گرے پربت پر، میں تیرے سپنے دیکھوں

صُبح کی نیل پَری، میں تیرے سپنے دیکھوں
کوئل دُھوم مچائے، میں تیرے سپنے دیکھوں
آئے اور اُڑ جائے، میں تیرے سپنے دیکھوں

باغوں میں پتّے مہکیں، میں تیرے سپنے دیکھوں
شبنم کے موتی دہکیں، میں تیرے سپنے دیکھوں

http://www.muftbooks.blogspot.com/

اس پیار میں کوئی دھوکہ ہے
تو نار نہیں کچھ اور ہے شے
ورنہ کیوں ہر ایک سمے
میں تیرے سپنے دیکھوں

http://www.muftbooks.blogspot.com/

بھائی

آج سے بارہ برس پہلے بڑا بھائی مرا
اسٹلین گراڈ کی جنگاہ میں کام آیا تھا

میری ماں اب بھی لئے پھرتی ہے پہلو میں یہ غم
جب سے اب تک ہے وہی تن پہ رِدائے ماتم

اور اس دُکھ سے مِری آنکھ کا گوشہ تر ہے
اب مِری عمر بڑے بھائی سے کچھ بڑھ کر ہے

http://www.muftbooks.blogspot.com/

http://www.muftbooks.blogspot.com/

داغستانی خاتون اور شاعر بیٹا

اس نے جب بولنا نہ سیکھا تھا
اس کی ہر بات میں سمجھتی تھی
اب وہ شاعر بنا ہے نامِ خدا
لیکن افسوس کوئی بات اس کی
میرے پلّے ذرا نہیں پڑتی

بہ نوکِ شمشیر

میرے آباء کہ تھے نامحرمِ طوق و زنجیر
وہ مضامیں جو ادا کرتا ہے اب میرا قلم
نوکِ شمشیر پہ لکھتے تھے بہ نوکِ شمشیر
روشنائی سے جو میں کرتا ہوں کاغذ پہ رقم
سنگ وصحرا پہ وہ کرتے تھے لہو سے تحریر

http://www.muftbooks.blogspot.com/

http://www.muftbooks.blogspot.com/

آرزو

مجھے معجزوں پہ یقیں نہیں مگر آرزو ہے کہ جب قضا
مجھے بزمِ دہر سے لے چلے
تو پھر ایک بار یہ اذن دے
کہ لحد سے لوٹ کے آسکوں
ترے در پہ آکے صدا کروں
تجھے غمگسار کی ہو طلب تو ترے حضور میں آرہوں
یہ نہ ہو تو سوئے رہِ عدم میں پھر ایک بار روانہ ہوں

سالگرہ

شاعر کا جشنِ سالگرہ ہے، شراب لا
منصب، خطاب، رتبہ انھیں کیا نہیں ملا
بس نقص ہے تو اتنا کہ ممدوح نے کوئی
مصرع کسی کتاب کے شایاں نہیں لکھا

http://www.muftbooks.blogspot.com/

ایک چٹان کے لئے کتبہ

جواں مَردی اسی رفعت پہ پہنچی
جہاں سے بُزدلی نے جَست کی تھی

http://www.muftbooks.blogspot.com/

تیرگی جال ہے اور بھالا ہے نُور
ایک شکاری ہے دن، اک شکاری ہے رات
جگ سمندر ہے جس میں کنارے سے دُور
مچھلیوں کی طرح ابنِ آدم کی ذات
جگ سمندر ہے ساحل پہ ہیں ماہی گیر
جال تھامے کوئی، کوئی بھالا لئے
میری باری کب آئے گی کیا جانئے
دن کے بھالے سے مجھ کو کریں گے شکار
رات کے جال میں یا کریں گے اسیر ؟

http://www.muftbooks.blogspot.com/

http://www.muftbooks.blogspot.com/

نسخۂ الفت میرا

گر کسی طور ہر اک الفتِ جاناں کا خیال
شعر میں ڈھل کے ثنائے رُخِ جانا نہ بنے
پھر تو یُوں ہو کہ مرے شعرو سخن کا دفتر
طول میں طولِ شبِ ہجر کا افسانہ بنے
ہے بہت تشنہ مگر نسخۂ اُلفت میرا
اس سبب سے کہ ہر اک لمحۂ فرصت میرا
دل یہ کہتا ہے کہ ہو قربتِ جاناں میں بسر

۱۹۷۸ء

دلِ من مسافرِ من
ستم سکھلائے گا رسمِ وفا

اس نظم اور غزل کے لئے ہم فیض صاحب کے دوست جناب سبطِ حسن کے مشکور ہیں
اور انھیں شاعر کی اجازت کے بغیر مجموعے میں شامل کر رہے ہیں

ناشر

http://www.muftbooks.blogspot.com/

دلِ من مسافرِ من

مرے دل، مرے مسافر
ہوا پھر سے یہ حکم صادر
کہ وطن بدر ہوں ہم تم
دیں گلی گلی صدائیں
کریں رُخ نگر نگر کا
کہ سُراغ کوئی پائیں
کسی یارِ نامہ بر کا
ہر اک اجنبی سے پوچھیں
جو پتہ تھا اپنے گھر کا
سرِ کُوئے ناشنایاں
ہمیں دن سے رات کرنا

http://www.muftbooks.blogspot.com/

"کبھی اِس سے بات کرنا"
"کبھی اُس سے بات کرنا"
تمہیں کیا کہوں کہ کیا ہے
"شبِ غم بُری بَلا ہے"
ہمیں یہ بھی تھا غنیمت
جو کوئی شمار ہوتا
ہمیں کیا بُرا تھا مرنا
اگر ایک بار ہوتا"

http://www.muftbooks.blogspot.com/
http://www.muftbooks.blogspot.com/

ستم سکھلائے گا رسم وفا' ایسے نہیں ہوتا
صنم دکھلائیں گے راہِ خدا' ایسے نہیں ہوتا

گنو سب حسرتیں جو خوں ہوئی ہیں دل کے مقتل میں
مرے قاتل حسابِ خوں بہا' ایسے نہیں ہوتا

جہانِ دل میں کام آئی ہیں تدبیریں نہ تعزیریں!
یہاں پیمانِ تسلیم و رضا ایسے نہیں ہوتا

ہر اک شب ہر گھڑی گزرے قیامت یوں تو ہوتا ہے
مگر ہر صبح ہو روزِ جزا ایسے نہیں ہوتا

رَواں ہے نبضِ دَوراں گردشوں میں آسماں سارے
جو تم کہتے ہو سب کچھ ہو چکا ایسے نہیں ہوتا

فیض احمد فیض

ساتواں مجموعۂ کلام

مِرے دل مِرے مُسافِر

مِرے دل مِرے مُسافِر

ہُوا پھر سے حکم صادر

کہ وطن بدر ہوں ہم تُم

دیں گلی گلی صدائیں

فیض کی سُریلی صدائیں سننے کو دیس

بدیس ہر جگہ لوگ منتظر رہتے ہیں۔